رضی اللہ تعالٰی عنہ

سیرتِ عثمانِ غنی کی جھلکیاں

30-August-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سوسکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فَرمانِ رَاحت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (معجم اوسط، من اسمه احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲)

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادَت نِکال دو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیَّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیَّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیَّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج ہم اللہ کے رسول، گُلشنِ رِسالت کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تیسرے خلیفہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ طیّبہ کے چند ایمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ سب سے پہلے ہم حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی **سخاوت** کی جھلکیاں ملاحظہ کریں گے کہ آپ نے **غزوۂ تبوک** سمیت کئی مواقع پر **اپنا کثیر مال راہِ ربِّ ذُوالْجلال میں پیش کیا**، اسلام قبول کرنے کے بعد آپ

[1] ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

کو کس قدر ستایا گیا، اس بارے میں بھی ایک دِلسوز واقعہ پیش کیا جائے گا، آپ کی **عبادت و ریاضت** کے چند واقعات بھی ہم سُنیں گے، آپ **کس قدر زبردست عاشقِ رسول تھے**، اس بارے میں بھی عشقِ رسول سے مالا مال ایک واقعہ بیان ہوگا، یہ بھی سُنیں گے کہ آپ کو **"جامعُ القرآن"** کا لقب کیوں عطا کیا گیا۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّتی حُور سے نکاح

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب **"نیکیاں ضائع ہونے سے بچایئے"** کے صفحہ نمبر20اور21پر ہے: حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانۂ خلافت میں قحط پڑا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے لوگوں سے فرمایا: تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی یہاں تک کہ اللہ پاک تمہیں اس قحط سے نجات دے گا۔ پھر جب اگلا دن ہوا تو ان کے پاس خوشخبری دینے والا آگیا کہ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس گندم اور سامانِ خوراک کے ایک ہزار اونٹ(1000) آرہے ہیں۔ (پھر جب حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس گندم اور دیگر کھانے کی چیزوں کے ایک ہزار اُونٹ آئے) تو اگلے روز تاجر لوگ آپ کے گھر پہنچ گئے اور ان کے دروازے پر دستک دی۔

آپ باہر تشریف لائے اور ان سے پوچھا: تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کے گندم اور دیگر اشیاء کے ایک ہزار(1000) اونٹ آئے ہیں، آپ وہ ہمیں فروخت کر دیں تاکہ مدینۂ منورہ کے ضرورت مندوں پر رِزْق کی وسعت ہو جائے۔ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: اندر آجاؤ۔ وہ لوگ اندر گئے تو آپ نے ان سے پوچھا: تم لوگ ملکِ شام کے بھاؤ کے مطابق کیا نفع دو گے؟ انہوں نے کہا: 10 کے 12 یعنی دوگُنا نفع دیں گے، آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس سے زیادہ نفع مل رہا ہے۔ تاجروں نے کہا: 10 کے 14 لے لیں۔ فرمایا: مجھے زیادہ ملتا ہے۔ انہوں نے کہا: 10 کے 15 لے لیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: مجھے اس سے زیادہ نفع مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا: مدینے کے تاجر (Dealers) تو ہم ہیں، آپ کو کون زیادہ نفع دے رہا ہے؟

حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک روپے پر 10 روپے منافع مل رہا ہے، تم اس سے زیادہ دو گے؟ انہوں نے کہا: ہم اتنا نفع نہیں دے سکتے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! اس بات پر گواہ ہو جاؤ کہ میں نے یہ تمام اشیاء مدینے کے ضرورت مندوں کے لئے صدقہ کر دی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں جب رات کو سویا تو خواب میں رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے نور کی چادر پہن رکھی تھی، مبارک ہاتھوں میں نور کی چھڑی اور پاؤں مبارک میں جو نعلین تھے، ان کے تسمے بھی نورانی تھے۔ میں نے عرض کی: **بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللہ! لَقَدْ طَالَ شَوْقِیْ اِلَیْکَ** یعنی میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف میرا شوق بڑھتا جاتا ہے۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جلدی میں ہوں، عثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے ایک ہزار (1000) اونٹ کا بوجھ گندم وغیرہ صدقہ کیا ہے۔ اللہ کریم نے عثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا یہ عمل قبول فرما کر جنّتی حُور سے ان کا نکاح فرمایا ہے۔ (الریاض النضرۃ، ذکر صدقاتہ، ۲/۴۳ ملتقطاً)

اِمامُ الْاَسْخِیا! کر دو عطا حِصَّہ سخاوت کا قناعَت ہو عِنایت، دیں نہ دَولت کی فَراوانی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسلمانوں کے کس قدر زبردست خیر خواہ اور سخاوت کے سمندر تھے۔ یہ بھی پتہ چلا کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمّت کے حال سے ہر وقت باخبر ہیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ **اللہ** پاک نے امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عمل قبول فرما کر جنّتی حُور سے اُن کا نکاح فرما دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ کریم کی عطا سے معلوم ہے کہ کس کا عمل اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول ہوا اور اُسے کیا اِنعام عطا ہوا۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ شانِ مُصْطَفٰے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اُمّت کے حال سے ہیں آگاہ ہر گھڑی آپ
خوابوں میں آرہے ہیں بگڑی بنا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۹۸)

یاد رہے! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سخاوت کا یہ پہلا موقع نہ تھا بلکہ آپ کا دریائے سخاوت ہر وقت جوش پر رہتا تھا اور آپ نے اپنی مبارک زندگی میں کئی مرتبہ اپنا کثیر مال راہِ خدا میں پیش کیا۔ آیئے! آپ کی سخاوت کا ایک اور دلنشین واقعہ سنئے، چنانچہ

سیدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شانِ سخاوت

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الرحمن بن خَبّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ میں بارگاہِ نَبَوی میں حاضر تھا

اور مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کو "جَیْشِ عُسْرَت" (یعنی غَزوۂ تَبوک) کی تیّاری کیلئے ترغیب اِرْشاد فرمارہے تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اُٹھ کر عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پالان اور دیگر مُتَعَلِّقَہ سامان سَمیت سو(100) اُونٹ میرے ذِمّے ہیں۔ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان سے پھر تَرغِیب ارشاد فرمائی۔ تو حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں تمام سامان سَمیت دوسو(200) اُونٹ حاضر کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں۔ رسولِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان سے پھر تَرغِیب ارشاد فرمائی: تو حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں مع سامان تین سو(300) اُونٹ اپنے ذِمّے قَبول کرتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ سُن کر مِنبرِ مُنَوَّر سے نیچے تشریف لاکر دومرتبہ فرمایا: آج سے عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) جو کچھ کرے، اُس پر پوچھ گچھ نہیں۔ (ترمذی، کتاب المناقب، مناقب عثمان بن عفان، ۵/۳۹۱، حدیث: ۳۷۲۰)

زاہدِ مسجدِ اَحمدی پر دُرود دولتِ جیشِ عُسرت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش، ص ۳۱۲)

مختصر وضاحت: یعنی ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تیسرے خلیفہ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ پر درود ہوں جو غنی و مالدار ہوکر بھی احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مسجدِ شریف میں زُہد و تقویٰ کی زندگی گزار رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ پر لاکھوں سلام ہوں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے تنگی کے لشکر یعنی غزوۂ تبوک کے

موقع پر مسلمانوں پر دل کھول کر اپنا مال و دولت خرچ فرمایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً بعض لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی جذبات میں آکر چندہ دینے کا لکھوا تو دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑ جاتا ہے، حتّٰی کہ بعض تو دیتے بھی نہیں! مگر قُربان جایئے! حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے اِعلان سے بَہُت زِیادہ چندہ (Funds) راہِ خدا میں پیش کِیا۔ چنانچہ حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تو اُن کا اعلان تھا مگر حاضِر کرنے کے وَقْت آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اَشْرَفیاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اَشْرَفیاں اور پیش کیں۔ (مُفْتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پہلی بار میں ایک سو (100) کا اعلان کیا، دُوسری بار 100 اُونٹ کے علاوہ اور 200 کا، تیسری بار اور 300 کا کل 600 اُونٹ (پیش کرنے) کا اِعلان فرمایا۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۳۹۵)

مجھے اپنی سَخاوت کے سَمُندر سے کوئی قَطرہ　　عَطا کر دو نہیں دَرْکار مجھ کو تاجِ سُلطانی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارف سُنئے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارف

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نامِ نامی، اِسمِ گرامی "عُثمان" اور کُنْیَت "ابو عَمْرو" ہے۔ "اَمیرُ الْمُؤمنین، ذُوالنُّورَین (یعنی دو نور والا)، کامِلُ الْحَیاءِ وَ الْاِیْمان، (حیا اور ایمان میں کامل)، جامِعُ القرآن (قرآن جمع کرنے والے)،

سَیِّدُالْاَسْخِیَاء(سخیوں کے سردار)، عُثمانِ باحَیاوغیرہ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مشہور(Famous)القابات ہیں ۔(کراماتِ عثمانِ غنی، ص۳،۱۱،۵) مگر آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تمام اَلقابات میں سے **"ذُوالنُّوْرَیْن"** (یعنی دو نور والا) زیادہ مَشہور ہے۔اس لَقَب کی زِیادہ مشہور وجہ یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حُضُورِ پُر نُور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیاں حضرت سَیِّدَتُنا رُقَیَّہ اور حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کُلْثُوم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آئیں،اسی وجہ سے آپ کو **"ذُوالنُّوْرَیْن"** (یعنی دو نور والا) کہا جاتا ہے۔(تہذیب الاسماء، باب العین والثاء المثلۃ، ۱/۲۹۷)

اَعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نُور کا　　ہو مُبارَک تم کو ذُوالنُّوْرَیْن جوڑا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶)

مختصر وضاحت: یعنی امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بار گاہِ رسالت سے دو نورانی چادریں عطا کی گئیں یعنی حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیاں حضرت سیدتنا رُقیّہ و اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یکے بعد دیگرے آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں آئیں۔ اے دو نور والے پیارے صحابی! یہ نورانی جوڑا آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔

آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ خُلفائے راشِدین میں تیسرے خلیفہ ہیں۔(جنّتی زیور، ص۱۸۲ ملخصًا) آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کوششوں سے اسلام لائے اور اسلام قبول کرنے والوں میں آپ کا شمار چوتھے نمبر پر ہوتا ہے، جیسا کہ آپ خود اِرشاد فرماتے ہیں: اِنِّیْ لَرَابِعُ اَرْبَعَۃٍ فِی الْاِسْلَامِ یعنی میں اِسلام قَبول کرنے والے 4اَشخاص میں سے چوتھا ہوں۔(معجم کبیر، ۱/۸۵، حدیث:۱۲۴)(اسد الغابۃ، عثمان بن

عفان،۲۰۶/۳ ملخصاً) حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بروز جمعہ 35 ہجری ماہِ ذُوالْحِجَّہ میں شہید کیا گیا۔ حضرت سَیِّدُنا جُبَیْر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے **نمازِ جنازہ** پڑھائی اور آپ جَنَّتُ الْبَقِیْع میں سُپردِ خاک کئے گئے۔(اسدالغابۃ،عثمان بن عفان،۶۱۴/۳-۶۱۶ ملخصاً)

دُرِّ منثور قرآں کی سِلک بہی زَوجِ دو نُور عِفت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحبِ قمیصِ ہدیٰ حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش،ص ۳۱۲)

پہلے شعر کی وضاحت: امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ عظیم صحابی ہیں، جنہوں نے قرآنِ کریم کے بکھرے ہوئے موتیوں یعنی آیاتِ قرآنیہ کو نہایت عمدگی سے ایک لڑی میں پرو دیا یعنی انہیں ایک جگہ جمع کر دیا۔ دو پاکیزہ نوروں یعنی آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو شہزادیوں کے شوہر پر لاکھوں سلام ہوں۔

دوسرے شعر کی وضاحت: امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خلافت و ہدایت کی مبارک قمیص زیبِ تن فرمائی ہوئی تھی اور آپ نے شہادت کا جنّتی لباس پہنا ہوا تھا یعنی آپ نے جامِ شہادت نوش فرمایا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شمار ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے، جن پر اسلام قبول کرنے کے بعد ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے، طرح طرح سے ستایا گیا اور بہت ہی دردناک سُلوک کیا گیا، مگر قربان جائیے! نبیِّ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس جاں نثار صحابی حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے **عزم و استقلال** پر! جو اس قدر ظلم سہہ کر بھی باطل

کے آگے ڈَٹے رہے اور دینِ اسلام سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔

جولائی، اگست 2018 کے **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کے صفحہ نمبر 4 پر ہے کہ ایمان، اَعمالِ صالحہ (نیک اعمال)، گناہوں سے اِجتناب (بچنے) پر ڈَٹے رہنا اِستقامت کہلاتا ہے۔ یُوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اِستقامت یہ ہے کہ ایمان ضائع نہ ہو، نیک اَعمال، مثلاً: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ترک نہ ہوں۔ تلاوت، ذِکْر، دُرود، تسبیحات و اذکار، صَدَقات و خیرات، دوسروں کی خیر خواہی وغیرہا پر ہمیشگی ہو، تمام گناہوں سے بچنے کی عادت پختہ رہے، یہ تمام چیزیں اِستقامت میں داخل ہیں، البتّہ ہر اِستقامت کا حکم جُدا ہے، جیسے: صحیح عقائد پر جمے رہنا سب سے بڑا فرض ہے۔ فرائض پر ہمیشگی بھی فرض ہے، گناہوں سے بچتے رہنا بھی لازم ہے اور مستحبّات کی پابندی بھی اعلیٰ درجے کا مستحب ہے، اس اعتبار سے استقامت کی 3 قسمیں بنتی ہیں۔ (1) ایمان پر اِستقامت، جیسے: حضرتِ بلال و ابوذر غفاری اور دیگر کثیر صحابۂ کِرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہ جنہیں ایمان لانے کے بعد شدید آزمائشوں سے گزرنا پڑا لیکن وہ ایمان پر ڈَٹے رہے اور آج ایمان پر اِستقامت کا نام آتے ہی اِن مُبارَک ہستیوں کا تصوّر ذِہْن میں آجاتا ہے۔ (2) فرائض پر اِستقامت یہ ہے کہ کبھی ترک نہ ہوں، جیسے: نماز (3) مستحبات پر اِستقامت یعنی ان پر ہمیشگی ہو، جیسے: تلاوت، ذِکْر، دُرود، صَدَقہ، حُسنِ اَخلاق، عَفْو و کَرَم اور تہجّد وغیرہا پر اِستقامت۔ یہ اِستقامت بھی اللہ پاک کو بہت محبوب ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اِستقامت کا لفظ ہم بارہا سنتے، پڑھتے ہیں لیکن اپنی ذات پر غور بھی کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے پر اِستقامت حاصل ہے؟ وقتی جذبات میں آکر نوافل، تلاوت، ذِکْر و دُرود اور درس و مطالعہ سب شروع کرتے ہیں لیکن چند ہی دنوں بعد جذبات ٹھنڈے اور اعمال غائب ہوجاتے ہیں۔ یونہی ماہِ رمضان میں یا نیک اجتماع میں یا مُرید ہوتے وقت گناہ

چھوڑنے کا پختہ ارادہ کرتے ہیں اور چند دن خود کو گناہوں سے بچا بھی لیتے ہیں، لیکن تھوڑے دنوں بعد وہی گناہوں کا بازار گرم ہوتا ہے اور ہم گناہوں میں لتھڑے ہوتے ہیں۔ نیک ارادوں پر استقامت کا ذہن بنانے میں سب سے مفید و اہم چیز قوتِ ارادی اور ہمت نہ ہارنا ہے۔ اس بنیادی مدنی پھول کو ذِہن میں بٹھالیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِستقامت نصیب ہو جائے گی۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ص ۴ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس میں بالخصوص ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اور بالعموم تمام عاشقانِ رسول جو نیکی کی دعوت کو عام کرنے کی کوششیں کرتے ہیں، مگر سامنے سے بھرپور تعاون نہ ملنے کی وجہ سے جلد پریشان ہو جاتے ہیں یا گھبرا کر گھر بیٹھ جاتے ہیں، جو ہمّت ہار کر نیکی کی دعوت کے عظیمُ الشّان مدنی کام سے اپنے آپ کو ثواب سے محروم کر لیتے ہیں، ایسوں کی ہمّت بندھانے کے لیے کیسا پیارا اندازِ فاروقی ہے کہ دِین کی راہ میں آنے والی تکالیف سے گھبرانے کے بجائے ان کا مقابلہ کیا جائے۔

اِس پُر فتن دور میں اگرچہ کیسی ہی مشکلات و پریشانیاں آجائیں لیکن شاید ایسی نہیں ہوں گی جیسی ہمارے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے برداشت کی ہوں گی، اُن مصائب و تکالیف کا تصور ہی لرزا دینے کے لیے کافی ہے، آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ چاہے کیسا ہی مشکل وقت آجائے، ہم دینِ اسلام کا دامن ہرگز نہیں چھوڑیں گے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے عظیم مقصد کو دُنیا بھر میں پہنچانے کے لیے اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کرنا پڑا تو پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

مساجد کو آباد کرنے کے لیے **"نیکی کی دعوت"** دینا اور بُرائی سے منع کرنا بہت ضروری ہے، اِس کے لیے ہمیں حوصلہ بُلند رکھنا ہوگا اور پہلے سے یہ ذہن بنائے رکھنا ہوگا کہ دِین کی راہ میں **تکالیف** آتی ہیں، مجھے اِس سے گھبرا کر پیچھے نہیں ہٹنا۔ زور سے کہیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اگرچہ جان جائے خدمتِ سُنّت نہ چھوڑوں گا
شہا! کرتے رہیں مشکل کُشائی یارسول اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۵۰)

دنیا چھوڑ سکتا ہوں پر اِیمان نہیں

اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب اِسلام لائے تو نہ صِرف اپنے گھر والوں بلکہ پُورے خاندان(Family) کی شدید مُخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کو مارا پیٹا گیا یہاں تک کہ آپ کا چچا حَکَم بن اَبِی الْعاص تو اِس قَدر ناراض ہوا کہ آپ کو پکڑ کر ایک رَسّی سے باندھ کر کہنے لگا: تُم نے اپنے باپ دادا کا دِین چھوڑ کر دُوسرا مَذہب اِختیار کرلیا ہے، جب تک تُم نئے مَذہب کو نہیں چھوڑو گے ہَم تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اِسی طرح باندھ کر رکھیں گے۔ یہ سُن کر حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خُدائے ذُوالْجَلال کی قسم! میں اسلام کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا، نہ کبھی اس دولت سے دَسْت بَردار ہو سکتا ہوں۔ حَکَم بن اَبِی العاص نے جب آپ کا یہ جذبہ دیکھا تو مَجبور ہو کر آپ کو قید سے آزاد کر دیا۔

(تاریخ مدینۃ دمشق، عثمان بن عفان، ۲۶/۳۹)

اگرچہ لاکھ دشمن دھمکیاں دے جان لینے کی — کسی سے کیوں ڈرے تیرا فدائی یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اِیمان لانے کے بعد حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر آپ کے اَہلِ خانہ نے کس قَدر ظُلم وسِتَم ڈھائے مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُنہیں بَرداشت کرتے ہوئے ثابِت قَدم رہے۔ اِس واقِعے سے ایسے اَفراد کو ہِمّت وحَوصلے سے کام لینا چاہیے کہ جو اِسلامی

تَعلیمات سے مُتاثِر ہو کر دائرۂ اِسلام میں تو داخل ہو گئے ، مگر اُن کے اَہلِ خانہ پر ابھی تک اِسلام کی حقّانِیّت واضح نہیں ہوئی، تو وہ اُن پر ظُلم و زِیادتی کرتے ہیں، طرح طرح سے ستاتے ہیں تاکہ کسی طرح مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ یہ دینِ اِسلام سے پھر کر مُرتَدّ ہو جائیں۔ مگر یادر کھئے! ہر حالت میں اِیمان کی حِفاظت اِنْتہائی ضَروری ہے، چاہے کیسی ہی آفت آن پڑے دولتِ ایمان ہاتھ سے نہیں جانی چاہیے بلکہ ایمان پر استقامت کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کرتے رہنا چاہیئے۔

ایمان پر خاتمے کے لیے "**شجرۂ قادِریہ، رضویہ، عطاریہ**" میں ایک بہت ہی پیارا وظیفہ بھی ہے، جو کوئی **صبح و شام 3،3 مرتبہ** اس کو پڑھ لیا کرے گا، اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ پڑھنے والے کا **خاتمہ ایمان** پر ہو۔ وہ پیارا وظیفہ **شجرہ شریف** کے صفحہ نمبر 15 پر موجود ہے۔

سیرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ میں ان اسلامی بھائیوں کے لئے سیکھنے کا مدنی پھول ہے جنہیں گھر والوں یا دیگر رشتے داروں کی طرف سے سنّتوں کی خدمت کرنے کے سبب طرح طرح سے ستایا جاتا ہے تو وہ ہمت ہار کر مدنی ماحول کی برکتوں سے اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ اس طرح کی رکاوٹوں کے سبب ہرگز دل برداشتہ نہ ہوں بلکہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلام اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین خُصوصاً شہدائے کربلا رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین پر آنے والے مصائب و آلام اور ان پر ان کی ثابت قدمی کو پیشِ نظر رکھیں، سُنّتوں کی خدمت کے سلسلے کو جاری رکھیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ جُڑے رہیں کیونکہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنا بھی **ایمان پر استقامت** پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

اللہ کریم ہمیں ایمان پر استقامت، دعوتِ اسلامی اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی سچی پکی غلامی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ آیئے! بارگاہِ الٰہی میں

سلامتیِ ایمان کی دعا کرتے ہیں:

اِیماں پہ ربِّ رحمت دیدے تُو استقامت دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترِے نبی کا

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کی پاکیزہ سیرت کا ایک روشن پہلو یہ بھی تھا کہ آپ ساری ساری رات ربِّ کائنات کی بارگاہ میں سجدہ و قیام کی حالت میں گزار دیا کرتے، آخرت سے ڈرتے اور اپنے ربِّ کریم کی رحمت کی آس لگائے رکھتے تھے۔ دن کے اوقات سخاوت وروزہ کی حالت میں گزرتے تو راتیں بارگاہِ خداوندی میں سجدہ و قیام میں کٹ جاتی تھیں۔ آیئے! آپ کے شوقِ عبادت وذوقِ تلاوت پر مشتمل 4 واقعات سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

عثمانِ غنی کا شوقِ عبادت و تلاوت

(1) حضرت سیِّدُنا زبیر بن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ابتدائی رات میں کچھ آرام کرکے پھر ساری رات عبادت میں بسر کرتے۔ (مصنف ابن ابی شیبة، کتاب صلاة التطوع۔۔۔الخ، باب من کان یامر۔۔۔الخ، ج۲، ص۱۷۳، حدیث:٦)

(2) حضرت سیِّدُنا مسروق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ اَشْتَر (یعنی حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کرنے والے) سے ملے تو پوچھا: "کیا تُو نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا ہے؟" اس نے کہا: "ہاں۔" تو آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! تُو نے روزہ دار اور عبادت گزار شخص کو شہید کیا ہے۔ (معجم کبیر، ۸۱/۱، حدیث:۱۱۴)

(3)جب امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا گیا تو آپ کی زوجہ نے قاتلوں سے فرمایا:"تم نے اس شخص کو شہید کیا، جو ساری رات عبادت کرتا اور ایک رکعت میں قرآنِ کریم ختم کرتا ہے۔(الزھد للامام احمد، زھد عثمان بن عفان، ص ۱۵۳، حدیث: ۶۷۳)

(4) حضرت سیّدُنا عبد الرحمن تیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:"مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات ہو گئی۔ میں عشاء کی نماز ادا کر کے مقامِ ابراہیم پر پہنچا یہاں تک کہ میں اس میں کھڑا ہوا تو اتنے میں ایک شخص نے میرے کندھوں(Shoulders)کے درمیان ہاتھ رکھا۔ میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ کچھ دیر بعد آپ نے سورۂ فاتحہ سے قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ پورا قرآنِ کریم ختم کر لیا۔"(الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، ص ۴۵۲، حدیث: ۱۲۷۶ ملخصاً)

نبی نے تیرے بدلے "بیعتِ رضواں" میں کی بیعت کہا قرآن نے دستِ نبی کو دستِ یزدانی
(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۸۴)

مختصر وضاحت: یعنی امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بیعتِ رضوان میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بدلے بیعت کی۔ قرآن نے نبیِّ اکرم، شفیعِ امم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دستِ مبارک کو ربِّ کریم کا دستِ مبارک قرار دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی! وہ صحابیِ رسول جنہیں اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو شہزادیوں کا یکے بعد دیگر شوہر بننے کی سعادت ملی، جن کو نبیِ کریم

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے **جنت کی خوشخبری** سنائی،ان کی عبادت و ریاضت سے محبت اور تلاوتِ قرآن سے عشق کا یہ عالم ہے کہ شب و روز عبادت و ریاضت اور تلاوتِ قرآن کرتے کرتے بسر ہوتے تھے۔دوسری جانب ہم جیسوں کا حال ہے،جن کا اکثر وقت فضولیات میں برباد ہو جاتا ہے،ہمارے شب و روز غفلتوں کی نذر ہو رہے ہیں،ہمارے پاس نہ تو عبادت کے لئے وقت ہے اور نہ ہی تلاوتِ قرآن کے لئے،ہاں!دنیاوی معاملات کے لئے ہمارے پاس وقت ہی وقت ہے،ہمارے گھنٹوں اخبارات کا مطالعہ کرنے اور خبریں(News)دیکھنے،سننے/پڑھنے میں گزر جاتے ہیں،رات دیر تک ہوٹلوں اور چوراہوں پر بیٹھنا نہ جانے کتنوں کا معمول بن چکا ہے،**اللہ** پاک کی پناہ اب تو جگہ جگہ ایسے کئی "**چائے کیفے**"ملیں گے کہ جہاں بالخصوص نوجوان **رات** کو دیر تک بیٹھ کر گپ شپ لگاتے ہیں،**تاش،لُڈو اور ویڈیو گیمز** کھیل کر اپنا قیمتی وقت برباد کرتے ہیں بلکہ **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ عین نمازِ فجر کے وقت غفلت کی نیند سو جاتے ہوں گے۔بعض نادان موبائل و انٹرنیٹ استعمال کرنے میں اس قدر مگن ہو جاتے ہیں کہ وقت کا پتا ہی نہیں چل پاتا،کام کاج کی چھٹی کرنا تو کُجا چند منٹوں کی تاخیر سے جانا بھی گوارا نہیں کرتے مگر آہ!فرائض و واجبات کی ادائیگی،نفل عبادات کی بجا آوری،نمازِ باجماعت کی حاضری اور تلاوتِ قرآن کرنے کے حوالے سے اِنتہائی **غفلت و سُستی کا دَور دورہ** ہے۔آیئے!اپنے اندر عبادت و تلاوت کا ذوق و شوق بیدار کرنے کے لئے 2 **فرامینِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور عبادات و تلاوت کرنے کی عادت بنایئے،چنانچہ

(1)ارشاد فرمایا:اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:اے انسان!تُو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دُوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تُو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔

(ترمذی،کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، ۳۰-باب، ۴/۲۱۱،حدیث:۲۴۷۴)

(2)ارشاد فرمایا:"بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔"صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی،یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: **قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے اور خواص(خاص لوگوں)میں شامل ہیں۔**(ابنِ ماجه،کتاب السنة،باب فی فضل من تعلم القرآن وعلمه، ۱/۱۴۰،رقم:۲۱۵)

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عشقِ رسول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عشقِ رسول ایک ایسا خزانہ ہے کہ جسے یہ خزانہ عطا ہو جاتا ہے اس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں،اگر ہم حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ طیّبہ کا مطالعہ کریں تو ہم پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جاں نثار صحابی امیرُالْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھی یہ خزانہ عطا ہوا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک سچے عاشقِ رسول بلکہ عشقِ مصطفٰے اعلیٰ درجے پر پہنچ چکے تھے۔گویا عشقِ رسول میں جینا اور مرنا ہی آپ کا مقصدِ حیات بن گیا تھا۔عشقِ رسول کی چاشنی آپ کی رَگ و جاں میں اس قدر سرایت کر چکی تھی کہ محبوب آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر آپ کو کچھ بھی عزیز نہ تھا، الغرض آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پُوری زندگی عشقِ رسول کے مشکبار پھولوں سے سجی ہوئی ہے۔

آیئے! امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ رسول پر مبنی ایک ایمان

افروز واقعہ سنئے اور جھومئے، چنانچہ

اپنے آقا سے پہلے طواف نہیں کروں گا!

جب نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مشورے پر حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو صلحِ حُدَیْبِیَہ کا پیغام (Message) دے کر مکۂ مکرمہ میں قریش کی طرف روانہ فرمایا تو کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس بات پر رشک کررہے تھے کہ حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکہ مکرمہ جانے کا شرف حاصِل ہُوا ہے، اب وہ بیتُ اللہ شریف کی زیارت اور طوافِ کعبہ کریں گے، جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنے اس رشک بھرے جذبات کا اظہار بارگاہِ رسالت میں کیا تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مجھے یقین ہے جب تک ہم محصُور ہیں، عثمان کعبے کا طواف نہیں کریں گے، صحابۂ کرام نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ انہیں اس حوالے سے کوئی رکاوٹ درپیش نہیں، پھر عثمانِ غنی کو طوافِ کعبہ سے کون سی چیز روک رکھے گی؟ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی اس الجھن کو دور کرنے کیلئے ارشاد فرمایا مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارے بغیر خانہ کعبہ کا طواف نہیں کریں گے۔

جب حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ واپس آئے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ سے پوچھا: اے ابو عَبْدُاللہ طوافِ کعبہ کرنے کے بعد آپ اطمینان محسوس کررہے ہوں گے؟ حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: آپ حضرات نے میرے بارے میں غلط اندازہ لگایا، پھر آپ نے جو کلمات ارشاد فرمائے، وہ ہم جیسے محبتِ رسول کا دعوی کرنے والوں کے لئے کئی مدنی پھول اپنے اندر لئے ہوئے ہیں، فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، اگر مکّۂ مکرمہ میں میرا قیام سال بھر بھی ہوتا تو میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بغیر طواف نہ کرتا

جبکہ قریش نے میرے لئے طوافِ کعبہ کے لیے کسی قسم کی کوئی رُکاوٹ کھڑی نہیں کی تھی۔(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ارسال النبی...الخ، ۴/۱۳۳-۱۳۴ ملتقطاً)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

مِرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالَم میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے

تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں یہی تو ایک سہارا ہے زندگی کے لئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کیسے سچے عاشق تھے۔ جن کی ہر ہر ادا سے عشقِ رسول کا ظہور ہوتا تھا۔ مگر آہ! آج کا مسلمان بھی عشقِ رسول کا دعویٰ تو کرتا ہے، مگر رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خُوش کرنے والے کام کرتے ہوئے شرم محسوس کرتا ہے، نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "**جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ** یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک **نماز** میں ہے۔" (معجم کبیر، زیادہ بن علاقۃ عن المغیرۃ، ۲۰/۴۲۰، حدیث: ۱۰۱۲) ذرا سوچئے! وہ کیسا عاشقِ رسول ہے جو نماز سے جی چُرا کر، نماز جان بُوجھ کر قضا کر کے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ مبارک کے لئے تکلیف کا سبب بنتا ہے۔ یہ کون سی مَحَبَّت اور کیسا عشق ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ماہِ رمضان کے روزوں کی تاکید فرمائیں، مگر خُود کو عاشقانِ رسول میں شمار کرنے والے اِس حکم سے منہ موڑ کر ناراضیِ مُصْطَفٰے کا سبب بنیں، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں: "مُونچھیں خُوب پست (یعنی چھوٹی) کرو اور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی بڑھاؤ)" (شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الکراھۃ، باب حلق الشارب، حدیث: ۶۴۲۲، ج۴، ص۲۸) مگر عشقِ رسول کے دعوے دار اور فیشن کے پرستار، دُشمنانِ سرکار جیسا چہرہ

بنائیں، کیا یہی عشقِ رسول ہے؟ یقیناً نہیں اور ہرگز نہیں۔

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کسیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
جو کہ گانے سُنیں، فلم بینی کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
کھائیں رزق حرام ، ایسے ہیں بد لگام اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
داڑھیاں جو منڈائیں کریں غیبتیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

(وسائلِ بخشش مرمم،ص ۶۵۰،۵۴۹)

اے عاشقانِ رسول! نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں پر نثار ہو جایئے، سنتوں سے محبت کیجئے، فیشن سے منہ موڑیئے، مَدَنی قافلوں کے مسافر اور مدنی انعامات کے عامل بن جایئے، اپنا چہرہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عاشقوں والا بنالیجئے یعنی اپنے چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی سجالیجئے، فیشن والے بالوں کے بجائے سُنّت کے مطابق زُلفیں رکھ لیجئے اور ننگے سر گُھومنے کے بجائے عمامے شریف کا تاج سجالیجئے۔ بس اپنے ظاہر و باطن پر مَدَنی رنگ چڑھالیجئے۔ اے کاش! ہمارا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، لینا دینا، جینا مرنا میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کے مُطابق ہو جائے۔

فنا اتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اُس کو ترا دیدار ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیشن سے پیچھا چھڑانے، عشقِ رسول کا جام پینے اور سنتوں سے محبت کا جذبہ بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے کچھ نہ کچھ وقت ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں دینے کی کوشش کریں۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے تو روزانہ کم از کم 2 گھنٹے مدنی کاموں کے لیے دینے کی ترغیب اِرشاد فرمائی گئی ہے، یقیناً جو جتنا زِیادہ وقت دے گا، اُس کے لیے ثواب کمانے کے مواقع بھی اُسی قدر زِیادہ ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

یاد رہے! ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مسجد درس"** بھی ہے۔ ☆**"مسجد درس"** سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆**"مسجد درس"** سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ☆**"مسجد درس"** سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆**"مسجد درس"** کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے چنانچہ

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولِیاء، ۶/۵، حدیث: ۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ آیئے! بطورِ ترغیب **"مسجد درس"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

بغض وعناد نکل گیا

تحصیل بھلوال (پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ

ہونے سے پہلے بدمذہبیت کی تاریک وادیوں میں بھٹک رہے تھے، بدمذہبوں کی صحبت کی نحوست کا رنگ اس قدر غالب تھا کہ دعوتِ اسلامی کے نام سے بھی چِڑتے تھے، ان کے شب وروز اسی بُغض وعناد میں بسر ہو رہے تھے۔ ایک روز وہ اپنے محلے کی مسجد میں نمازِ مغرب کی ادائیگی کے لئے گئے، نماز کے بعد مسجد میں **مدنی درس** (درسِ فیضانِ سُنّت) ہو رہا تھا، ان کی خوش قسمتی کہ وہ **مدنی درس** میں شریک ہوگئے۔ **اس** کے بعد انہوں نے اس اسلامی بھائی سے جارِحانہ (لڑائی جھگڑے کے) انداز میں بحث مباحثہ شروع کر دیا مگر وہ اسلامی بھائی بڑے پیارے انداز میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں بتانے کے ساتھ ساتھ سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ذہن بھی دیتے رہے، اللہ کریم کے فضل وکرم سے وہ ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوگئے، سُنتوں بھرے اجتماع میں مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان پھر ذِکْرُ اللہ اور آخر میں رقت انگیز دعا نے تو ان کے دل کی دنیا ہی بدل دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! انہوں نے سچے دل سے توبہ کی اور سُنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کیلئے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔

مسجد مسجد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے　　ہے تجھ سے دعا ربّ اکبر! مقبول ہو "فیضانِ سُنّت"

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پاکیزہ سیرت کا ایک لائقِ فخر پہلو یہ بھی تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسلمانوں کو قرآنِ کریم کے ایک نسخے پر جمع کر کے اُمّتِ محبوب پر بہت بڑا احسان کیا، لہٰذا اسی سبب سے آپ کو **"جامعُ القرآن"** کا عظیمُ الشّان لقب عطا کیا گیا۔

عطا قرآں کو کر کے جمع کی اُمَّت کو آسانی　　تمہیں کو جامعِ قرآن کا حق نے دیا مَنْصَب

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "المدینہ لائبریری"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن کی مَحَبَّت کو دل میں بسانے، تلاوت کا ذوق و شوق بڑھانے اور فیضانِ عثمانِ غنی سے فیضیاب ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کررہی ہے، انہی میں سے ایک شُعْبہ بنام **"مجلس المدینہ لائبریری"** بھی ہے۔ اس مجلس کے تحت مدنی مراکز **فیضانِ مدینہ** (عینِ مسجد کے علاوہ کسی اور مقام) میں **" المدینہ لائبریری"** کے نام سے ایک اسلامی کتب خانہ قائم کیا جاتا ہے جس میں **مخصوص اوقات** میں مُطالعہ کے لئے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مدنی چینل دیکھنے کے لئے کمپیوٹرز (Computers) وغیرہ کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

"المدینہ لائبریری" میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے تحریر کردہ مختلف مَوضُوعات پر مُشتمِل کُتُب و رَسائِل رکھے جاتے ہیں۔ اللہ کریم **"مجلس المدینہ لائبریری"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کا برکتوں والا مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے، اس

مہینے کی 19 تاریخ کو صدرالافاضِل حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیم الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یومِ عرس منایا جاتا ہے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ کی سیرتِ مُبارکہ کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

سیرتِ "صدرالافاضل" کی چند جھلکیاں

صدرالافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادتِ مُبارکہ 21 صَفَرُالْمُظَفَّر ۱۳۰۰ ؁ ھ بمطابق یکم جنوری 1883 بروز پیر شریف **"ہند"** کے شہر **"مرادآباد"** میں ہوئی، آپ کا نام **"محمد نعیم الدّین"** رکھا گیا۔ آپ کے والدِ ماجد حضرت مولانا سید محمد معین الدین نُزہت اور جدِّ امجد (یعنی دادا جان) حضرت مولانا سید امین ُالدین راسخ اپنے اپنے دور میں اردو اور فارسی کے استاذ مانے گئے۔

(تذکرہ صدرالافاضل، ص ۲-۳ ملخصًا)

۱۳۲۰ ؁ ھ بمطابق 1902 عیسوی میں 20 سال (Twenty years) کی عمر میں آپ کی دستار بندی ہوئی۔ بالآخر 19 **ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرَام ۱۳۶۷** ؁ ھ کو اِس دُنیا سے رُخصت ہوگئے، جامعہ نعیمیہ (مرادآباد ہند) کی مسجد کے بائیں گوشے میں آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔ (تذکرہ صدرالافاضل، ص ۲۲ تا ۲۴ ملخصًا)

وقتِ رُخصت کے حالات

خلیفہ ٔصَدْرُالافاضِل حضرت مولانا مفتی سید غلام معینُ الدّین نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے:

گیارہ بجے کا وقت تھا، صَدْرُالافاضِل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے کمرے کے تینوں دروازے بند کرادیئے ۔کمرے میں میرے اور حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سوا کوئی نہ تھا۔ تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی، اس کے بعد آپ خاموش ہوگئے۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے فرمایا، پنکھا کھول دو، میں نے کھول دیا، پھر

فرمایا: کم کردو، میں نے کم کر دیا، پھر فرمایا اور کم کر دو، میں نے پھر کم کر دیا، کچھ وقفے کے بعد فرمایا اور کم کردو، اب میں نے پنکھے کا رُخ دِیوار کی طرف کر دیا، تاکہ دِیوار سے ٹکرا کر ہوا پہنچے کچھ وقفے کے بعد فرمایا: بند کردو۔ اس کے بعد فرمانے لگے: میرا بازو دباؤ۔ چُنانچہ میں چارپائی کی داہنی جانب بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا، دیکھا کہ زَبانِ اقدس سے کچھ فرمارہے ہیں اور چہرۂ اقدس پر بے حد پسینہ ہے۔ میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا۔ آپ نے نظرِ مبارک اٹھا کر میری طرف ملاحظہ فرمایا، پھر آواز سے کلمۂ پاک لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھنا شروع کیا۔ آواز ہلکی ہوتی چلی گئی، ٹھیک بارہ بج کر 25 مِنَٹ پر مجھے پھیپھڑوں کی حَرَکت بند ہوتی معلوم ہوئی، خود ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قبلے کی جانب ہو کر اپنے ہاتھ پیر سیدھے کر لئے ۔ یوں 19 ذُوالحجۃ الحرام ۱۳۶۷ھ کو کلمہ شریف پڑھتے ہوئے جانِ پاک، جانِ آفریں کے سِپرد ہوئی۔ (تذکرہ صدر الافاضل، ص23)

آیئے! مکتبۃُ المدینہ کے رسالے **"تذکرۂ صدرُ الافاضل"** کی روشنی میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات کے بارے میں کچھ مدنی پھول سُنتے ہیں، چنانچہ

صَدْرُ الاَفاضِل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دینی خدمات

☆صدرالافاضِل حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے درسِ نظامی مکمل کرنے کے بعد پڑھانا شروع کیا اور کئی مشہور علما و مفتیانِ کرام کو خدمتِ دِین کے لئے تیار کیا ۔☆ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فنِ طِب اور تصنیف و تالیف کے شعبے سے بھی وابستہ رہے۔☆ 20سال کی عمر میں اپنے دورِ طالبِ علمی میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علمِ غیب کے ثبوت پر دلائل سے مزین ایک کتاب تحریر فرمائی۔☆ آپ دارُالِافتا سے بھی وابستہ رہے اور کئی استفتا (اِسْ۔تِف۔تا یعنی سوالات) کے جوابات تحریر فرمائے۔☆ آپ کو فنِ اِفتا میں اس قدر کمال تھا کہ بغیر کتابوں کو دیکھے

سوالوں کے جوابات تحریر فرماتے تھے۔☆آپ کا سب سے عظیم کارنامہ **"تفسیر خزائنُ العرفان"** ہے۔(تذکرہ صدر الافاضل، ص۸تا۱۳ملخصاً وملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سُنَّت کا جو آئنہ دار ہے　　بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کرنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے مِسْواک کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔ پہلے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے:(1)دو رکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی سَتّر (70)رَکْعتوں سے اَفضل ہے۔(الترغیب والترھیب، ۱/۱۰۲،حدیث: ۱۸) (2)مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور ربِّ کریم کی رِضا کا سبب ہے۔(مسندِ احمد، ۲/۴۳۸،حدیث:۵۸۶۹)☆حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسْواک میں دس(10) خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

کرتی، مَسُوڑھے کو مَضْبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنْہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے۔(جمع الجوامع،۵/ ۲۴۹،حدیث:۱۴۸۶۷) ☆مسواک پیلو یازیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔☆مسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔☆مسواک ایک بالِشْت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ☆اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خَلا کا باعث بنتے ہیں۔☆ مسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگَو کر نرم کرلیجئے۔☆مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہیے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلخی باقی رہے۔ ☆دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے۔☆جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے۔☆ہر بار مسواک دھولیجئے۔☆مسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو۔☆پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسْواک کیجئے۔☆مُٹھی بند کرکے مسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔☆مسواک کے فضائل اور فوائد کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"مسواک شریف کے فضائل"** کا مطالعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات)اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی

ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ ہفتہ وار اِجتماع کے بیان میں ہم **"دُکھیاری اُمّت کی غمخواری"** کے تعلق سے امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور دیگر بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اجمعین کی سیرت کے چند ایمان افروز واقعات سُنیں گے، چونکہ یکم مُحَرَّمُ الْحَرَام امیرُالمؤمنین حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یومِ شہادت ہے، لہٰذا اس حوالے سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا **مختصر** تعارف اور آپ کے کچھ اوصاف بھی بیان کئے جائیں گے، احادیثِ مبارکہ میں بھی مسلمانوں کی **خیر خواہی کے فضائل** موجود ہیں، انہیں بھی سنیں گے، مسلمانوں کی خیر خواہی کی **مختلف** صورتیں بیان کی جائیں گی، یہ بھی سنیں گے، حضرت سَیِّدُنا امام احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب کسی بیمار کے بارے میں علم ہوتا تو آپ کیا عمل کیا کرتے تھے، یہ واقعہ بھی آئندہ ہفتے بیان کیا جائے گا، **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے بلکہ اِنفرادی کوشش کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے۔ ہر اسلامی بھائی اگر **روزانہ کم سے کم** 2 اسلامی بھائیوں کو ہفتہ وار اجتماع میں **شرکت کی دعوت** دے تو اس طرح کئی عاشقانِ رسول ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کرسکتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

﴾2﴿ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(2)

﴾3﴿ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(3)

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَاَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(1)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(2)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں،اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1…مجمع الزوائد،کتاب الادعیۃ،باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۲۵۴/۱۰،حدیث:۱۷۳۰۵

2…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹،حدیث:۴۴۱۵